Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۱۴ ماہ تبوک ۱۳۲۴ھش | ۶ شوال ۱۳۶۴ھ | ۱۴ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۱۵

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۳ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی ناساز ہے۔ نزلہ کی شکایت زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

اہل بیت و دیگر خدام بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۱۳ ماہ تبوک کل بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں مولوی عبدالرحمن صاحب انور نے تعلیم القرآن کلاس کے سامنے "تحریک جدید کے نظام" پر تقریر کی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب کو ڈلہوزی بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے

۔ آج قریباً سارا دن ہلکی بارش ہوتی رہی۔

۶ شوال ۱۳۶۴ھ

نظام روحانی کی ضرورت کا احساس

از کیپٹن ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب

پہلے تو اہل مغرب یہ کہا کرتے تھے کہ ہمارا تمدن ہماری تہذیب اس کمال کو پہنچ چکی ہے۔ کہ اسے بدلنے اور کسی نئے نظام کو اس کی جگہ قائم کرنے کا خیال کرنا بھی دیوانگی ہے۔ اس نئی روشنی اور امن اور صلح کے زمانہ میں اس سے اعلیٰ اور کوئی نظام ہو ہی کیا سکتا ہے۔ جس کی ضرورت باقی ہو۔ مگر ۱۹۱۴ء میں اس نام نہاد تہذیب و تمدن نے جب گل کھلائے اور چھپا ہوا زہر اگلا اور فتنہ و فساد کی آگ سے ایک عالم کو بھسم کر ڈالا تب سے ان کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی۔ کہ ہو نہ ہو ہمارے نظام میں کوئی بنیادی نقائص موجود ہیں۔ تب سے اہل دنیا میں شور بپا ہوا کہ "ہمیں کسی نئے نظام کی ضرورت ہے"۔ اور نیا نظام کیا بلکہ "نئی دنیا" تک کے الفاظ استعمال ہونے لگے۔ مگر خدا کے فرستادہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعلان اس سے ۵۰ برس پہلے کا موجود تھا کہ موجودہ نظام کو بدل کر ایک نئے نظام کی دنیا کو ضرورت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے برسوں قبل اعلان کر دیا تھا کہ

"اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤنگا۔"

اور اس کی وضاحت میں تحریر فرما دیا تھا۔ کہ "سو خدا نے ارادہ کیا۔ کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے"

اس اعلان کے وقت تو اہل دنیا نے نئے نظام کی ضرورت کا اعلان کرنے والے کو دیوانہ ہی کہا اور اس طرف توجہ ہی نہ دی۔ مگر پہلی اور دوسری جنگ عالمگیر کے درمیانی عرصہ میں جو

New Order, New System

بلکہ نئی دنیا کی اصطلاحوں سے شور بپا کر دیا۔ اور اپنے مونہوں سے اقرار کر لیا کہ جس ضرورت کا اعلان الہام الٰہی نے برسوں قبل کیا تھا۔ وہ واقعی درست ہے مگر پھر ایک اور غلطی کا ارتکاب کیا۔ اہل دنیا نے سمجھا کہ محض طور پر مادی اور زمینی نظام ہی قیام امن کے لئے کافی ہوگا۔ اور اس حقیقت امر سے غافل رہے کہ نہ زمین آسمان اور آسمانی اجرام کی امداد اور سہارے کے بغیر قائم رہ سکتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی زمینی اور مادی نظام آسمانی نظام کی امداد اور سہارے کے بغیر ٹھہر سکتا ہے۔

چنانچہ پہلی اور دوسری عالمگیر جنگ کے درمیانی عرصہ میں ہر ممکن کوشش کی گئی۔ کہ کوئی زمینی نظام ایسا قائم ہو جو دائمی امن کا موجب ہو سکے۔ مگر ہر دفعہ ناکامی و نامرادی ہی کا مونہہ دیکھنا پڑا۔ حتیٰ کہ ۱۹۳۹ء میں پھر زمینی نظام قائم کرنے کے مدعی آپس میں ایسے ٹکرائے کہ ساری زمین پر زلزلہ آ گیا اور کروڑوں انسان ہلاک ہو گئے۔

اب اگرچہ اس دوسری جنگ کا اختتام ہو چکا ہے۔ مگر اہل دنیا کے قلوب اس خوف سے کانپ رہے ہیں۔ کہ کہیں پھر تیسری مرتبہ فتنہ و فساد کی آگ بھڑک کر بنی نوع انسان کا خاتمہ ہی نہ کر دے۔ اس وجہ سے غور کیا جا رہا ہے۔ کہ اب کیا کیا جائے اور کونسا طریق اختیار کیا جائے۔ کہ پھر جنگ و ہلاکت کا سامنا نہ ہو۔ اس سوال نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ اور بظاہر یہ ناقابل حل معلوم ہوتا ہے۔ مگر اسی مذکورہ بالا اعلان الٰہی میں اس کا حل موجود ہے۔ اور وہ یہ کہ اہل زمین کے لئے اب ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوں۔ اور نظام آسمانی کی نگرانی اور حفاظت میں اپنے آپ کو دے دیں۔ اسی لئے "نئی زمین" کے ساتھ ہی "نئے آسمان" کی خلقت کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔ اس وقت گو خیالات میں اضطراب اور ہیجان ہے۔ مگر بعض اوقات کسی خاص موقعہ پر کسی انسان کے مونہہ سے ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں۔ جو درحقیقت لاکھوں کروڑوں خاموش انسانوں کے قلوب کی ترجمانی کرتے ہیں میرے سامنے اس وقت جنرل میکارتھر کے چند الفاظ ہیں جو ایسی تقریب اور ایسے موقعہ میں ان کی زبان سے نکلے جبکہ بوجہ رقت اور بوجہ خاص موقعہ کے قلبی گہرائیوں سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے تھے یعنی جاپان کے ہتھیار ڈال دینے کی شرائط کے موقعہ پر دستخطوں کے وقت بھرے مجمع میں چونکہ نہایت سنجیدہ طریق سے یہ تقریب عمل میں لائی گئی۔ اس لئے وہ قلبی اور فطرتی تڑپ باہر نکالنے کے لئے کافی محرک ثابت ہوئی اور پہلی دفعہ مادی دنیا کے ایک چوٹی کے انسان کے مونہہ سے اس بات کا اظہار کیا گیا کہ اب تیسری دفعہ جنگ و ہلاکت سے بچنے کے لئے محض مادی اور زمینی نظام کافی نہیں ہو سکتا جب تک کہ آسمانی اور روحانی نظام کا سہارا نہ لیا جائے۔

چنانچہ جنرل میکارتھر نے کہا۔

"بین الاقوامی تنازعات کو مٹانے کے لئے تمام تدابیر رائیگاں گئیں۔ بالآخر ہمیں آخری تدبیر یعنی جنگ کی طرف مجبوراً رجوع کرنا پڑا..... مگر جنگ کی ہولناک تباہیوں کے پیش نظر اب آئندہ یہ آخری تدبیر جنگ بھی ہمارے ہاتھوں سے نکل رہی ہے۔ یہ جنگ جو آج ختم ہوئی ہے۔ اسے آخری جنگ سمجھنا چاہئے اور اب اگر ہم کوئی اور نیا اور یقینی طور پر موثر نظام قائم کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تو ہماری ہلاکت یقینی ہے۔ اب ضرورت ہے۔ کہ کوئی ایسا نیا نظام قائم ہو جس کی بنیاد اخلاق پر ہو۔ اب ضرورت ہے۔ اس بات کی کہ انسانی کیریکٹر ترقی کر کے اعلیٰ روحانیت کی بلندیوں تک پہنچے اور آرٹ سائنس علم ادب اور تمدن کے میدان میں گزشتہ ۲۰۰۰ برس کے عرصہ میں ہم نے جو بے نظیر ترقی کی ہے۔ اسی اوج و ترقی کے متوازی بلندیوں والے ایک نئے روحانی نظام کی ہمیں ضرورت ہے"۔ ہمارے لئے اس میں بہت بڑا نشان ہے۔ کہ کیونکر زلزلوں سے ہلائی جا کر دنیا آہستہ آہستہ اس صداقت کی طرف آ رہی ہے۔ جس کا اعلان کلام الٰہی برسوں قبل کر چکا ہے اور جس پر جماعت احمدیہ پہلے سے ہی ایمان رکھتی ہے۔ اس سے بڑھ کر بھلا اور کیا ثبوت الہام اور نبوت کی حقانیت اور صداقت کا ہو سکتا ہے۔ فسبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب احیاء موتیٰ کے معجزہ کا اعلان فرمایا۔ یہ بالکل ہی محال اور غیر ممکن الوقوع امر خیال کیا جاتا تھا۔ کہ زمانہ حال کے مادیت کی قبروں میں دبے ہوئے مردے کبھی جی اٹھیں گے۔ اب تک بھی جب جماعت احمدیہ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اہل یورپ جی اٹھیں گے۔ اور جب بتایا جاتا ہے۔ کہ مسیح ناصری نے تو کیا مردے زندہ کرنے تھے۔ ہمارے پیارے محمد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اپنے ایک عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہو کر اس

ایڈیٹر۔ خلیل صبحی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے نام مکتوب مفتوح

کیا وُہ انعامی حلف اُٹھانے کیلئے تیار ہیں؟

از مکرم مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری

جناب مولوی صاحب! آپ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ سے ہمیشہ گریز کیا ہے حضور علیہ السلام نے رسالہ اعجاز احمدی ص۳۷ پر تحریر فرمایا۔ کہ

"اگر اس چیلنج پر وہ (مولوی ثناء اللہ صاحب) مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے تو وہ ضرور پہلے مرینگے"۔

اس کے جواب میں آپنے لکھا۔ کہ

"چونکہ یہ خاکسار نہ واقع میں نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے۔ اس لئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ...... میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں۔ اور یہ عدم جرأت میرے لئے عزت ہے ذلت نہیں"۔ (رسالہ الہامات مرزا ص۱۱۶)

اس کے بعد بھی جب کبھی مباہلہ یا حلف وغیرہ کے رو سے آپ کو فیصلہ کی دعوت دی گئی۔ تو آپ نے انحراف اختیار کیا۔ اب گذشتہ دنوں جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے اتمام حجت کی غرض سے آپ کے لئے انعامی چیلنج دربارہ حلف بار بار شائع فرمایا۔ جس سے تنگ آکر آپ بعض دفعہ اپنے سامعیوں کی تسلی کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ میں تو حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ تھوڑا عرصہ گذرا۔ جب آپ نے اخبار میں ایسا ذکر کیا۔ تو مکرم جناب سیٹھ صاحب نے مجھے آپ سے مسودۂ حلف نامہ کا تصفیہ کرنے کے لئے نمائندہ مقرر فرمایا۔ اور میں نے جناب سیٹھ صاحب کا گرامی نامہ شائع کرتے ہوئے آپ سے دریافت کیا۔ کہ آپ بتلائیں۔ آیا آپ حلف کے لئے تیار ہیں۔ تا اس کے مسودہ کے فیصلہ کے لئے میں حاضر ہو جاؤں۔ اس پر آپنے اپنے اخبار میں یہ لکھ دیا۔ کہ میری طرف سے مولوی عبد اللہ صاحب معمار نمائندہ ہیں۔ آپ ان سے گفتگو کر لیں۔ کہ آیا ایسی حلف اٹھانی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ آپ کا یہ جواب سخت مایوس کن تھا۔ کیونکہ جب

آپ کے نزدیک ایسے موقعہ پر حلف اٹھانا جائز ہی نہیں۔ تو آپ نے پہلے یہ اعلان کیسے کر دیا تھا۔ کہ میں جناب سیٹھ صاحب کے مطالبہ پر حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ آپ کے اس متضاد رویہ کے باعث وہ موقعہ جاتا رہا۔ اب ضلع گجرات کے ایک حنفی المذہب دوست مولوی سراج الدین صاحب ساکن ہریہ آپ سے امرتسر میں ملے ہیں۔ جن سے آپنے کہا ہے کہ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ رقم انعام کسی معتمد علیہ شخص کے پاس بطور امانت پہلے رکھ دی جائے۔ اگر میں حلف اٹھا دوں تو وہ شخص رقم مجھے دے دے۔ ورنہ آپ اپنی رقم واپس لے لیں۔ مگر یہ حلف امرتسر، لاہور یا دہلی کے مقامات میں سے جو مناسب سمجھیں۔ وہاں اٹھائی جائے گی۔ آپ لوگوں کو بلا کر جلسہ کی صورت دیں جو بہتر سمجھیں"

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ اب بھی گاہے ماہے آپ مطلوبہ حلف اٹھانے پر آمادگی کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اس لئے اب پھر بطور اتمام حجت لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر آپ واقعی مطلوبہ حلف اٹھانے پر تیار ہیں تو اجازت فرمائیں۔ تا میں بطور نمائندہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب آف حیدر آباد مسودہ حلف نامہ آپ کے پاس لے کر خود پہنچ جاؤں۔ یا مسودہ بھیج دوں۔ اور آپ اسے دیکھ لیں۔ چونکہ یہ حلف آپ کے عقائد پر لی جائے گی۔ اس لئے آپ کو حق ہوگا۔ کہ مسودہ میں سے مندرج جس عقیدہ سے آپ رجوع کر چکے ہوں۔ اس کے متعلق تحریری بیان دے دیں۔ ہم اسے حلف نامہ سے خارج کر دینگے۔ باقی جملہ عقائد جن کا آپ تحریراً و تقریراً جماعت احمدیہ کے خلاف اظہار کر چکے ہیں۔ اور اب تک ان کو مانتے ہیں۔ ان پر آپ سے مؤکد بعذاب حلف لی جائے گی۔ انعامی رقم مسودہ حلف نامہ اور ضروری امور کے طے ہو جانے پر فی الفور معتمد علیہ شخص کے پاس جمع کر دی جائیگی۔ اس بارہ میں پورا اطمینان رکھیں۔

کیا میں امید رکھوں کہ اب آپ بلا حیل و حجت اس آسمانی طریق فیصلہ کیطرف رجوع کرینگے اور اب یہ "مولویانہ" داؤ اختیار نہ کرینگے۔ کہ پہلے حلف کا شرعاً جائز ہونا مباحثہ کر کے ثابت کرو۔ کیونکہ اگر آپ اسے جائز نہیں سمجھتے۔ تو اس پر آمادگی کا اظہار کر کے مخلوق خدا کو مغالطہ دے رہے ہیں۔ اور اگر اُسے جائز سمجھتے ہیں۔ تو اس پر بحث کی طرح ڈال کر صریح گریز کر رہے ہیں۔ حق تو ظاہر ہے اسے کاش آپ ماننے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون ۔

پنجاب اسمبلی کے تازہ انتخاب کے متعلق احباب کو ضروری اطلاع

حلقہ بٹالہ کی طرف سے جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔اے کھڑے ہونگے

احباب جماعت یہ سن کر خوش ہونگے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے نئے انتخاب میں حلقہ بٹالہ کی طرف سے اس دفعہ پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے کو بطور امیدوار کھڑے ہونیکا ارشاد فرمایا ہے۔

تحصیل بٹالہ اور ضلع گورداسپور کے احمدی احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ جناب چودھری صاحب موصوف کی کامیابی کیلئے ہر ممکن کوشش کر کے ممنون فرمائیں۔ ہر وہ احمدی جن کے پاس یہ اعلان پہنچے۔ انہیں اپنے حلقہ اثر میں مکمل اور سرگرم کوشش کرنی چاہیئے اور اس میں قطعاً توقف نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ دوسرے امیدواروں کی طرف سے قریباً ایک ماہ سے پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔

قوم کی زندگی کی علامت یہ ہے کہ وہ قربانیوں میں ترقی کرتی چلی جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ ۲۴ ؍ اگست میں جماعت کو مسلسل اور متواتر قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خوب یاد رکھو جس کسی دن قوم میں قربانی بند ہوئی وہی دن اس قوم کی موت کا ہے۔ قوم کی زندگی کی علامت یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ قربانیوں میں ترقی کرتی چلی جائے اور قربانیوں سے جی نہ چرائے اگر ہم ساری دنیا کو بھی فتح کر لیں۔ پھر بھی ہمیں اپنے ایمان کو سلامت رکھنے اور اپنے ایمان کو ترقی دینے کے لئے قربانیاں کرتے رہنا ہوگا۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ جماعت ایک نازک ترین دور میں سے گذرنے والی ہے۔ اس لئے اپنے ایمانوں کی فکر کرو۔ کسی شخص کا یہ سمجھ لینا کہ دس پندرہ سال کی قربانی نے اس کے ایمان کو محفوظ کر دیا ہے۔ اس کے نفس کا دھوکہ ہے"۔

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر دنیا پر اپنا زندہ قوم ہونا ثابت کر رہی ہے۔ لیکن بعض احباب چندہ نشر و اشاعت میں سستی دکھلاتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کو غور سے پڑھیں اور اپنے ایمانوں کو محفوظ کرنے کے لئے چست اور تیز گام ہو جائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تلقین عمل ضروری کوائف

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صدر محترم کی صدارت میں اس غرض کے لئے ایک اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ اس اجلاس میں مجالس ماتحت کی طرف سے دقتیں مشکلات۔ تجربات۔ ضروری شکایات پسندیدہ طریق پیش کی جاتی ہیں۔ مرکز کی طرف سے ان تمام امور کا حل دوران اجلاس پیش کیا جاتا ہے مجالس ماتحت مقررہ وقت (۱۹ ستمبر) تک مذکورہ عنوانات پر جس قدر امور اجلاس میں پیش کرنا چاہیں لکھ کر بھجوا دیں۔ یہ امور جن شعبہ جات سے متعلق ہونگے انہیں بھجوا دیئے جائینگے۔ نمائندگان میں سے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کے نقش قدم پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر حملہ

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت غیر مبایعین نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۷ اگست مندرجہ پیغام صلح ۵ ستمبر ۱۹۴۵ء میں پھر ایک مرتبہ جماعت احمدیہ قادیان اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف ناواجب طعن وتشنیع کی ہے۔ اور اس میں آپ نے وہی طریق اختیار کیا ہے۔ جو سلسلہ حقہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاندین ومخالفین گزشتہ وموجودہ اختیار کرتے چلے آئے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو نعوذ باللہ دھوکہ باز اور بدکردار گدی نشینوں اور پیروں کے ساتھ مشابہت دی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو ان گدی نشینوں اور پیروں کے جاہل اور بدعمل مریدوں کا مثیل قرار دیا ہے۔

جناب مولوی صاحب غور کریں۔ کہ کیا ان کے ایسے اعتراض کی زد دراصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جا کر نہیں پڑتی؟ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیری مریدی کا سلسلہ قائم کرنے آئے تھے؟ کیا حضور کا مقصد دوسرے دھوکہ باز اور بدکردار گدی نشینوں کی گدیوں کی طرح ایک ایسی ہی گدی قائم کرنا تھا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو بار بار اپنی کتابوں میں اپنی جماعت پر فخر کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ یہ جماعت اور سلسلہ خدا نے اس زمانہ میں اسلام اور ایمان کو زندہ کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔ اور یہ جماعت پاک دل لوگوں کی جماعت ہے۔ جو بُرے گدی نشینوں اور پیروں کے سلسلوں اور باطل پرست فرقوں سے الگ ہو گئی ہے۔ اور پھر اسے اپنی صداقت کا نشان قرار دیا ہے۔ مگر جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ جماعت پھر قریباً ساری کی ساری گمراہ ہو کر جھوٹ کی پیروی کر رہی ہے اور گندے گدی نشینوں اور پیروں اور ان کے مریدوں کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔

جناب مولوی صاحب کا یہ الزام بالکل اسی طرح کا ہے۔ جو شیعہ اور روافض خلفاء راشدین اور ان کے متبعین پر لگاتے ہیں۔ کہ وہ سب نعوذ باللہ منافق ہو گئے تھے۔ اور ظالم اتنا نہیں سوچتے۔ کہ یہ الزام لگا کر وہ دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اس سے آنحضور علیہ السلام کی قوت قدسیہ پر حرف آتا ہے۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ ساری جماعت منافقوں بے ایمانوں اور دنیاداروں کی پیدا کی۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کے اعتراض کا بھی یہی مآل ہے۔ دونوں اعتراضوں میں سر مو فرق نہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف بھی تو یہی کہتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قریباً ساری جماعت گمراہی میں جھوٹ کی پیروی کر رہی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا کہ جناب مولوی صاحب کہتے ہیں۔ "غلامانہ ذہنیت رکھنے والی اور جھوٹ کی پیروی کرنے والی جماعت پیدا کرنے آئے تھے۔ اور کیا اسی جماعت پر آپ کو فخر تھا۔ اور اسی پر آپ نے اتنی امیدیں باندھی تھیں۔ کہ وہ دنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ اگر اس کی ابتدا یہ ہے۔ تو اس کی انتہا کیا ہوگی

گندے اور بدکردار پیروں اور گدی نشینوں کی اصلاح کے لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا نے بھیجا تھا۔ چنانچہ بارہا آپ نے اپنی کتابوں میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔ مگر جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہی چیز اب آپ کی جماعت میں پیدا ہو گئی ہے۔ تو کیا یہ صریح طور پر آپ کے مشن کی ناکامی نہیں ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں اس جماعت کے متعلق بڑے بڑے وعدے دیئے ہے۔ اور پہلی کتابوں میں بھی اس جماعت کی تعریف کی گئی ہے۔ حتیٰ کہ خود قرآن مجید میں وآخرین منھم کہہ کر اللہ تعالےٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جماعت کو الٰہی بشارات کے ماتحت تیار کیا۔ اور اپنے خون جگر سے اس کی تربیت فرمائی۔ لیکن بقول جناب مولوی محمد علی صاحب چند ہی دن میں اس کا حشر یہ ہوا۔ کہ خدا بھی اسے چھوڑ بیٹھا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور پہلی کتابوں میں اس کے متعلق جو وعدے بیان ہوئے تھے۔ وہ بھی سب نعوذ باللہ غلط نکلے۔ اور یہ اب گمراہی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ کیا کسی مامور کی جماعت کا جس کے ساتھ بڑے بڑے وعدے ہوں کبھی اتنی جلدی ایسا حشر ہوا ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات گرامی پر حملے

یہ تو جناب مولوی محمد علی صاحب کا ساری جماعت پر حملہ تھا۔ اب خاص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات گرامی کی نسبت جو کچھ لکھا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں حضور کے رؤیا وکشوف کا ذکر کر کے ارشاد ہوتا ہے۔

"سچی خوابیں اور الہام ان لوگوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ سے بالکل کوئی تعلق نہیں رکھتے اور ان لوگوں کو بھی جن کا تعلق خدا تعالےٰ سے ایک ناقص درجہ کا ہوتا ہے حقیقۃ الوحی کا پہلا اور دوسرا باب پڑھ لو"

یہ درست ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ سچی خوابیں بُروں کو بھی آجاتی ہیں۔ اور ان کو بھی جن کا تعلق خدا تعالےٰ سے ناقص درجہ کا ہوتا ہے۔ مگر اسی حقیقۃ الوحی کے تیسرے باب میں یہ بھی تو تحریر فرمایا ہے۔ کہ نیک اور پاک لوگوں کو بھی سچی خوابیں اور الہام ہوتے ہیں۔ جناب مولوی صاحب اس تیسرے باب کا ذکر کیوں نہیں کرتے۔ اس باب کیطرف سے ان کی آنکھیں کیوں بند ہیں۔ تعجب ہے کہ جب بھی آپ خوابوں اور الہامات کا ذکر کرتے ہیں۔ یہی کہتے ہیں۔ کہ بُرے اور ناقص درجہ کے لوگوں کو بھی خوابیں اور الہام ہو جاتے ہیں۔ مگر نیکوں کے الہامات اور خوابوں کا ذکر نہیں کرتے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کا ذہن گندوں اور ناپاکوں ہی کی طرف جاتا ہے۔ نیکوں اور پاکوں کی طرف نہیں جاتا۔

بالکل ویسا ہی اعتراض جو حضرت مسیح موعود پر کیا گیا

یہ بالکل ویسا ہی اعتراض ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین آپ پر آپ کی زندگی میں بھی کرتے تھے۔ اور اب بھی کرتے ہیں۔ کہ حدیث میں دجالوں کی پیشگوئی ہے۔ اور نعوذ باللہ آپ ان دجالوں میں سے ایک دجال ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کا یہ جواب دیا کرتے تھے۔ کہ کیا یہ امت صرف دجال ہی پیدا کرنے کے لئے رہ گئی ہے۔ کوئی نیک اور راستباز اس میں پیدا نہ ہوگا۔ یہ اچھی خیر الامم ہے۔ جو صرف دجال ہی پیدا کر سکتی ہے منعم علیہ گروہ میں سے کوئی بھی اس میں پیدا نہیں ہوتا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب بھی آج بعینہٖ اسی قسم کی بات کہہ رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ بُروں اور ناقص درجہ کے لوگوں کو بھی خوابیں اور الہام ہو جاتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ اسی حقیقۃ الوحی کے تیسرے باب کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ جس میں نیکوں اور برگزیدگان الٰہی کا ذکر ہے۔ نہ معلوم بُروں اور ناقص درجہ کے لوگوں کے ساتھ جناب مولوی صاحب کو کیا مناسبت ہے۔ کہ انہیں کی طرف ان کا ذہن جاتا ہے۔ اور نیکوں کے ذکر سے وہ نفرت کرتے ہیں۔

اگر جناب مولوی صاحب یہ فرمائیں کہ حقیقۃ الوحی کے تیسرے باب میں صرف ماموریں کا ذکر ہے۔ تو ان کی غلطی ہوگی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب اربعین نمبر اول کے صـ۵ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں صرف یہی دعوے نہیں کرتا کہ خدا تعالےٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں۔ اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا۔ وہ بھی خدا تعالےٰ سے یہ نعمت پائے گا۔ مگر یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کی رُو سے خدا تعالےٰ کی پاک وحی کا دروازہ آپ کے سچے متبعین پر آج بھی کھلا ہے۔ اور آپ کے مخالفین پر یہ دروازہ بند ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچی متبع جماعت کے امیر کہلاتے ہیں۔ مگر اس روحانی نعمت سے آپ کو جو حصہ ملا ہے۔ وہ آپ کی ساری عمر کا سرمایہ صرف ایک الہام ہے۔ جو آپ نے اس وقت تک دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ یعنی یہ کہ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ۔ (پیغام صلح ۱۷ جنوری ۱۹۴۵ء) یہ الہام آج سے قریبًا تیس سال قبل کا بیان کیا جاتا ہے۔ اور اس کی بھی حیثیت یہ ہے کہ اس میں کوئی خاص غیب کی یا اہم واقعہ کی پیشگوئی بیان نہیں کی گئی۔ جس سے اس کے صدق و کذب کا پتہ لگ سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ

اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی متبع جماعت کے امام یعنی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی اس نعمت سے نعوذ باللہ محروم ہوں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے روحانی مشن میں نعوذ باللہ ناکامی کی اس سے بڑھ کر دلیل کیا ہو سکتی ہے؟ آنحضور کی تحریروں اور تقریروں کو پڑھتے آپ نے اپنی آمد کا سب سے بڑا مقصد خدا سے روحانی تعلق پیدا کرانا قرار دیا ہے۔ اور اسی کو اسلام کی زندگی کے ثبوت میں پیش کیا ہے مصنف یا مؤلف پیدا کرنا آپ کی آمد کا حقیقی مقصد نہ تھا۔ یہ تصنیفیں اور تالیفیں تو اس بڑے مقصد کے حصول کے لئے بطور ایک ذریعہ اور واسطہ کے ہیں۔ تا کتابوں کے ذریعہ ان لوگوں کو جو روحانیت سے عاری ہو چکے ہیں روحانیت سے آشنا کیا جائے۔

جناب مولوی صاحب! آپ ذریعہ اور واسطہ کو اصل مقصد سمجھ بیٹھے ہیں۔ جو آپ کی خطرناک غلطی ہے۔ للہ آپ حضرت اقدس کی تحریروں اور تقریروں کو اپنی تصنیفی قابلیت کے غرہ سے الگ ہو کر پڑھیں۔ تو آپ کو صاف نظر آئیگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کا اصل مقصد دنیا میں روحانیت کا قیام ہی قرار دیا ہے۔ وہ روحانیت جو انعمت علیہم کے مصداق گروہ میں شامل کر دیتی ہے۔ ہاں وہ روحانیت جسے آپ بالکل حقیر اور ردی چیز قرار دیکر حقیقۃ الوحی کے پہلے اور دوسرے باب کا حوالہ دیتے ہیں۔

جناب مولوی صاحب! آپ کا قدم سراسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کے خلاف اُٹھ رہا ہے۔ ذرا ابڑائی کی چادر کو اپنے کندھوں سے اتار کر ایک مرید کی حیثیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔ حضرت اقدس نے بار بار مکالمہ الہیہ ہی کو اسلام کی زندگی کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اور پھر اس کے اپنی جماعت میں جاری ہونیکا وعدہ دیا ہے۔ یعنی پہلے یہ انعام ہر مسلمان کہلانے والے پر ہو سکتا تھا۔ مگر اب یہ انعام صرف آپ کی جماعت تک محدود ہے۔ مگر آپ فرما رہے ہیں۔ کہ گویا اس جماعت میں بھی یہ انعام نہیں رہا۔ تو کیا اس کے یہ معنے نہ ہوئے کہ یہ انعام اب بالکل بند ہو گیا ہے۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا یہی منشاء ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے آپ کو مخالفت سہی۔ مگر یہ مخالفت آپ کو بہت دور لے گئی ہے۔ آپ اپنے مقصد سے بہت ہٹ گئے ہیں۔ آپ اپنی عمر کی آخری منازل طے کر رہے ہیں۔ اب بھی موقعہ ہے۔ کہ آپ اپنی روش پر نظر ثانی کریں۔ انسان جب ایک غلط قدم اٹھاتا ہے۔ تو بسا اوقات وہ ضد میں پھر غلط قدم ہی اٹھاتا چلا جاتا ہے۔ سوائے اس کے جسے خدا تعالیٰ اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پس آپ غور کریں کہ کیا آپ کا قدم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور منشاء کے خلاف نہیں اٹھ رہا؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی جڑوں پر مولوی صاحب کا تبر

آپ فرماتے ہیں کہ مجھے "میاں صاحب" سے دشمنی نہیں اور میں یہ باتیں دشمنی سے نہیں کہتا۔ جناب مولوی صاحب! آپ کو "میاں صاحب" سے دشمنی ہے یا نہیں اسے چھوڑیئے۔ مگر آپ یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ آپ "میاں صاحب" کے خلاف جو باتیں کہہ رہے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ اور جماعت کی جڑوں پر تبر چلانے کا حکم رکھتی ہیں۔ کیا جو سلسلہ دنیا میں روحانیت قائم کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ اس کا یہی حشر ہونا تھا کہ اس میں سے روحانی انعام بالکل مفقود ہو گیا؟ اور اگر کسی کو الہام یا کشف یا خواب آتا ہے تو یہ کہہ کر اس کی تحقیر کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ ایسے الہام تو گندوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ گندوں کا لفظ تو میں نے نرم کر کے لکھا ہے۔ ورنہ آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ ایسے الہام تو کنجنیوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ ہائے افسوس! آپ ایسی باتیں کہتے ہوئے یہ نہیں سوچتے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں بھی ایسے لوگ تھے جن کا ذکر حضور نے حقیقۃ الوحی کے باب اوّل و دوم میں کیا ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا شرف کیا ہوا؟

آپ کو یاد ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کتاب ڈاکٹر عبدالحکیم کے جواب میں لکھی تھی۔ چونکہ ڈاکٹر مذکور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر صاحب کشف و الہام ہونے کا مدعی تھا۔ اس لئے حضور نے اس کے اور ہیچمدان قسم دیگر مدعیان کشف و الہام کے الہامات و کشوف و رؤیا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ جو الہامات وغیرہ تم لوگ بیان کرتے ہو۔ یہ تو گھٹیا قسم کے لوگوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات بدکاروں اور فاسقوں فاجروں کے خواب بھی سچے نکل آتے ہیں۔ پس تم اپنے چند ادنیٰ قسم کے خوابوں کے سچا نکل آنے پر یہ مت سمجھو کہ تم خدا کے مقرب ہو گئے ہو۔ میرے مقابل پر آنے کی جرأت نہ کرو۔ کیونکہ میرے مقابلہ میں تمہارے الہامات و کشوف کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

یہ ہے۔ اس کتاب کا شان نزول۔ ساری بحث کا سیاق و سباق ظاہر کر رہا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے یہ سب کچھ اپنے ان مخالفین کے بارے میں لکھا ہے۔ جو حضور کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور آپ کے مقابل پر اپنے الہامات وغیرہ کو پیش کرتے تھے۔ مگر افسوس! کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اس بحث کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی جماعت پر ہی چسپاں کرنے لگ گئے۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی زندگی میں اپنی جماعت کے ملہمین کے الہامات خود سنتے تھے اور ان کے خوابوں اور کشوف کی تعبیریں بیان فرماتے تھے۔ اگر "حقیقۃ الوحی" کا پہلا اور دوسرا باب جس کا حوالہ جناب مولوی صاحب دیتے ہیں ہر ایک ملہم پر چسپاں ہو سکتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جب جناب مولوی صاحب کے سامنے حضرت اقدس اپنی جماعت کے ملہمین کے الہامات سنتے تھے اور بعض کے خواب اور کشوف شائع بھی ہو جاتے تھے تو آپ نے یہ سوال کیوں نہ اٹھایا کہ یہ الہامات اور کشوف اور خواب تو ایسے لوگوں کو بھی آ جاتے ہیں جن کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ملہمین کے لئے یہ باب لکھے ہی نہ گئے۔ ان کا روئے سخن مخالف مدعیان الہام کی طرف تھے۔

حضرت امیر المومنین الہامات اور رویائے کے متعلق خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت

علاوہ بریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیک اور پاک لوگوں کے الہامات اور کشوف اور رویاء کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الہامات اور کشوف اور رویاء میں ہمیں نظر آتی ہیں۔ سو وہ تیسری قسم کے لوگوں کے الہامات اور کشوف اور رویاء کے زمرہ میں شامل ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی کے باب سوم میں کیا ہے اور ان کی سب سے بڑی خصوصیت اور مابہ الامتیاز حضور نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ خدا کی فعلی شہادت ان کے الہامات اور کشوف اور رؤیا کی مؤید ہوتی ہے۔ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الہامات کو اس معیار پر پرکھ کر دیکھو کہ کس طرح خدا کا فعل ہر قدم پر آپ کی تائید کر رہا ہے۔ آپ کا سب سے اہم رویاء جس پر جناب مولوی صاحب گذشتہ ڈیڑھ برس سے لے دے کر رہے ہیں۔ اور جسے جھوٹا ثابت کرنے کے لئے اپنا سارا زور صرف کر رہے ہیں وہ حضور کے مصلح موعود ہونیکے متعلق ہے۔ اس رؤیا کو جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ مذکورہ بالا معیار پر پرکھتے ہیں۔ تو صاف طور پر نظر آتا ہے۔ کہ خدا کی نصرت اس رویاء کی بڑے زور سے تائید میں کھڑی ہے مصلح موعود کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں جو کام بتائے گئے تھے وہ کس شان کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات والاصفات میں پورے ہو رہے ہیں۔ اس سے ایک اندھا بھی انکار نہیں کر سکتا۔ مثلاً تمام دنیا میں پیغام اسلام و احمدیت پھیلانے ہی کے نشان کو دیکھو اور اس نشان کو پورا کرنیکے لئے کسطرح خدا تعالیٰ نے آپ کیلئے سامان مہیا فرمائے۔ اوّل نوجوانی کی عمر میں آپکا مخالفین کے علی الرغم خلافت کیلئے منتخب ہونا پھر جماعت کی آپ سے محبت اور وارفتگی کا عجیب رنگ۔ پھر جماعت کا آپکی تحریکات پر لبیک کہنا۔ پھر مخلص اور جاں نثار مجاہدین کا میسر آ جانا۔ اور اس کے ساتھ ہی دیگر ضروری سامانوں کا پیدا ہو جانا۔ پھر آپکے بھیجے ہوئے مبلغین کا اکناف عالم میں پہنچکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانا اور اس میں ان کی غیر معمولی کامیابیاں اور لاکھوں نفوس کا اسلام و احمدیت میں دخول۔ یہ سب باتیں آپ کے رویاء کی تائید و توثیق کر رہی ہیں۔ اور ثابت کر رہی ہیں کہ یہ رویاء اس قسم کے ذیل میں آتا ہے جس کا بیان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے باب سوم میں فرمایا ہے۔

۴۴

مولوی محمدؐ حسین بٹالوی کے الفاظ کا اعادہ
مولوی محمدؐ علی صاحب کے قلم سے

جناب مولوی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان رویا و کشوف کے استخفاف کے لئے جو جنگ اور دیگر اہم واقعات عالم کے متعلق پورے ہو چکے ہیں۔ انہیں راماں جوتشی کی پیشگوئی کی طرح قرار دیتے ہیں۔ جس نے بقول جناب مولوی صاحب جنگ جاپان کے خاتمہ کی پیشگوئی کی تھی۔ اور وہ ان کے نزدیک جوتشی مذکور کے کہنے کے مطابق پوری ہوگئی۔ دیکھئے ناظرین جناب مولوی صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان رویا و کشوف کے استخفاف کے لئے جو دنیا کے اہم واقعات اور جنگ کے مختلف مراحل کے متعلق غیب کی اہم خبروں پر مشتمل تھے۔ کتنی دور کی کوڑی لانے کی ضرورت پیش آئی۔ لیکن ہم جناب مولوی صاحب کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس کارروائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معاندین سے ہرگز بازی نہیں لے جا سکتے۔ جنہوں نے حضور کی پیشگوئی متعلقہ احمد بیگ ہوشیارپوری کے پورا ہونے یعنی پیشگوئی میں بیان کردہ میعاد کے اندر اس کی موت واقع ہونے پر یہ لکھ دیا تھا۔ کہ:۔ "ایسی پیشگوئیاں تو نجومی اور جفری اور جوتشی بھی کیا کرتے ہیں۔ جو بعض اوقات سچی نکل آتی ہیں۔"

شاید جناب مولوی صاحب کو اب یاد نہ رہا ہو۔ کہ یہ الفاظ کس نے لکھے تھے۔ اس لئے ہم ان کو بتا دیتے ہیں۔ کہ یہ الفاظ مشہور معاند سلسلہ حقہ مولوی محمدؐ حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۵ نمبر ۱-۲ و جلد ۱۶ نمبر ۶ صفحہ ۱۸۷ میں لکھے۔ وہ اپنی لائبریری سے اشاعۃ السنۃ کے فائل نکال کر ان الفاظ کو پڑھیں۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کشوف و الہامات کے استخفاف کے لئے جو الفاظ فرمائے ہیں۔ کیا وہ مولوی محمدؐ حسین بٹالوی کے مذکورہ بالا الفاظ سے زیادہ زوردار اور زیادہ وزنی اور زیادہ وقیع ہیں؟ کیا ہم امید رکھیں۔ کہ مولوی محمدؐ حسین کے ساتھ اپنی ہم آہنگی کو پڑھ کر وہ ضرور تھوڑی دیر کے لئے اپنا سر ندامت سے جھکا لینگے۔ ؎

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

ایک منصف طبع انسان جب ایک طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رویا اور کشوف میں جن اہم واقعات عالم کی پیش از وقت خبریں دی گئی ہیں۔ ان کے تسلسل کو دیکھے۔ کہ وہ کس طرح ابتداء جنگ سے اخیر جنگ تک ہر مرحلہ پر سچی نکلتی رہی ہیں۔ اور پھر جناب مولوی صاحب کے اس ریمارک کو پڑھے کہ ایسی پیشگوئی تو راماں جوتشی نے بھی کی تھی۔ جو سچی نکلی۔ تو بے اختیار اس کے منہ سے یہ نکلیگا۔ کہ آہ! حق کی مخالفت انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے

مولوی صاحب کے جھوٹے الزامات

جناب مولوی صاحب اپنی ناکامی کو چھپانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر جھوٹے الزامات لگا رہے ہیں۔ جن امور کو انہوں نے اس ضمن میں پیش کیا ہے۔ ان کا جواب ان کو بارہا دیا جا چکا ہے۔ مگر وہ ہمارے جوابات کی طرف ذرا توجہ نہیں کرتے۔ اور یہی کہتے چلے جا رہے ہیں۔ کہ "میاں صاحب نے" نعوذ باللہ یہ جھوٹ بولا اور وہ جھوٹ بولا۔ کیا یہ دیانتداری اور راستبازی ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب حقائق کو اپنی مغالطہ آمیزیوں اور جھوٹے سفسطہ سے جھٹلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان الزامات کے جواب جو جناب مولوی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر لگاتے ہیں۔ "الفضل" مورخہ ۲۱/اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۴ء و "الفضل" مورخہ ۲۲/اگست ۱۹۴۵ء و "الفضل" مورخہ ۱۲/ستمبر ۱۹۴۵ء میں دیئے جا چکے ہیں۔ جناب مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ ان جوابات کو دیکھ کر لب کشائی کریں۔ ورنہ یہ صاف کھل جائے گا۔ کہ ان کا مقصد کسی خاص غرض کے پیش نظر جھوٹا پروپیگنڈا کرنا ہے اور بس۔

جھوٹ بولنے کا جھوٹا الزام

جناب مولوی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف بزعم خود چند جھوٹ منسوب کر کے جن کا مفصل جواب "الفضل" کے مذکورہ بالا پرچوں میں دیا جا چکا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھوٹ سے بڑی نفرت تھی۔ اور انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ حتیٰ کہ مخالفین بھی ان کی صداقت کے گواہ تھے۔ اور انہوں نے کبھی ان کی طرف جھوٹ منسوب نہ کیا تھا اور پھر جماعت احمدیہ قادیان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ کہ "میاں صاحب" نعوذ باللہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لئے ان کو قرب الٰہی کا مقام کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور انہیں جھوٹ سے بڑی نفرت تھی۔ مگر جناب مولوی صاحب ذرا اس کے متعلق حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین سے بھی دریافت کیجیئے۔ کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ دعویٰ نبوت سے پہلے بیشک مخالفین ان کی نیکی تقویٰ اور صداقت شعاری کے قائل تھے۔ مگر دعویٰ کے بعد؟ کیا آپ نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا۔ کہ کفار کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نعوذ باللہ جھوٹا کہتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مولوی محمدؐ حسین بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری وغیرہ مخالفین کا جھوٹا کہنا تو آپ کا آنکھوں دیکھا واقعہ ہے۔ اگر اب بھول گئے ہوں۔ تو "اشاعۃ السنۃ" اور "اہلحدیث" کے فائل اور "کذبات مرزا" جیسی کتابیں پڑھ لیں۔ جناب مولوی صاحب! آپ بھی پہلے معاندین و مخالفین کے راستہ پر گامزن ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا۔ آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نوجوانی میں آپ کی ہمدردیٔ اسلام کے جذبہ اور جوش کی رسالہ "ریویو" میں جس کے آپ ایڈیٹر تھے بے حد تعریف کی تھی۔ اور آپ کے وجود کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان قرار دیا تھا۔ پھر "پیغام صلح" میں جب ابھی اختلاف کی ابتداء تھی۔ تو حضور کی نیکی اور تقویٰ کا اقرار کرتے ہوئے آپ کی پاکیزگی روح اور بلندیٔ فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کا اعتراف بھی کیا گیا تھا۔ (ملاحظہ ہو پیغام صلح مورخہ ۲۹/مارچ ۱۹۱۴ء) پس اب آپ کا حضور کو جھوٹا وغیرہ کہنا اسی نہج پر ہے۔ جو پہلے معاندین اور مخالفین کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار (خادم علی محمدؐ اجمیری)

احمدی احباب کی خدمت میں ایک عاجزانہ درخواست

جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں۔ احمدیت کے لئے موجودہ دور نہایت ہی مبارک اور تاریخی دور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ کو مصلح موعود اور مثیل مسیح کے مقدس مقام پر سرفراز فرما کر احمدیہ جماعت کو اپنے ایک عظیم الشان انعام سے نوازا ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں فتوحات کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی اس نوازش کے ساتھ ہی ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ہمارے آقا نے بار بار ہمیں ان ذمہ واریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبروں کے ماتحت جماعت احمدیہ کو قربانیوں کے اعلیٰ مقام کو جلد از جلد حاصل کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام کے ذریعہ "یوم جزا قریب ہے اور رہ بعید ہے" کا ارشاد فرما کر جماعت کو ہوشیار فرمایا۔ اور پھر حضور نے جلسہ سالانہ پر بھی فرمایا۔ کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ وقت نہایت نازک ہے۔ کیونکہ یہ وہ وقت ہے۔ جہاں پہنچکر قومیں یا تو ترقی کے بلند مینار تک پہنچ جاتی ہیں۔ یا پھر نیچے گر جاتی ہیں۔ ابھی ابھی حضور کا جو خطبہ اس عالمگیر جنگ کے نشان پر اللہ تعالیٰ کے حضور ہدیہ شکر پیش کرنے کے متعلق شائع ہوا ہے۔ وہ بھی اسی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ پھر حضور نے مسٹر مارلسین والے نشان کے پورا ہونے پر جو الفاظ جماعت کو مخاطب کر کے ارشاد فرمائے۔ وہ ہر مومن کے دل کو بے چین کر دینے والے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ اظہار غیب بتاتا ہے۔ کہ آسمان پر ہماری تائید کے لئے زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ کاش ہماری جماعت بیدار ہو کر موقع کے مناسب حال قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور الٰہی لشکر کے صف اول میں کھڑے ہونے کی ہر مومن کوشش کرنے لگے۔ اور اس کے دوش بدوش چلنے کی سعی کرے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی جنگ کی کمان سپرد کی ہے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر آمین"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی ہماری قربانیاں اپنے انتہائی اور اعلیٰ مقام تک نہیں پہنچیں۔ اور ہماری روحیں اور ہمارے دل اور ہمارے جسم اللہ تعالیٰ کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

راستہ میں کامل طور پر فدا اور نثار ہو جانے کے لئے تیار نہیں ہوئے اور ابھی ہم نے اس مقام کو حاصل نہیں کیا۔ جہاں پہنچ کر اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کا نزول ہوتا ہے۔ اور فتوحات شروع ہو جاتی ہیں۔

یہ تمام باتیں ہمیں بے چین اور بیدار اور ہوشیار کرنے کے لئے کافی ہیں۔ نہ معلوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے کب کفر پر حملہ کرنے کا حکم ہو جائے۔ اور وہ عظیم الشان جنگ روحانی شروع ہو جائے۔ جو کہ رحمان اور شیطان کے درمیان آخری جنگ ہے۔ اور اگر خدانخواستہ ہم اُس وقت اس جنگ کے میدان میں اللہ تعالےٰ کے دین کے لئے قربان ہو جانے کے لئے تیار نہ ہوئے تو یہ ہماری انتہائی بدقسمتی ہوگی۔ خدا کرے کبھی ایسا نہ ہو اور خدا کرے کہ ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح وفادار اور جاں نثار ثابت ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

یہ امور احباب کی خدمت میں پیش کر کے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح ہم پہلے سالوں میں نفلی روزے اپنے آقا کے ارشاد کے ماتحت رکھتے چلے آئے ہیں اسی طرح اب اپنے طور پر روزے رکھیں۔ اور دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز کے ساتھ عرض کریں کہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے محبوب آقا کی خواہش اور منشاء کے مطابق قربانیاں کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور ہمیں وہ تقویٰ اور وفا شعاری عطا فرمائے۔ جس سے اُس کا نہ ختم ہونے والا وصال ہمیں حاصل ہو۔ اور ہمیں وہ ہمت عطا فرمائے جس سے ہم اُس کے گمراہ بندوں کو اس کی چوکھٹ پر لائیں۔ اور ہم اُسی کی دی ہوئی توفیق سے اس کے عید کو جلد از جلد لے سکیں۔ خاکسار۔ عبدالقادر نعمی از کانپور

شکایات کے ازالہ کی صورت پیدا کریں۔ مسٹر ایبٹ جو ضلع گورداسپور کے موجودہ ڈپٹی کمشنر ہیں۔ ان کی آمد کے ساتھ ہماری یہ توقعات وابستہ تھیں کہ ان کے ذریعہ ضلع کی بدنظمی وغیرہ دور ہوگی اور یہ کہ وہ سنجیدگی سے اصلاح حال کی طرف متوجہ ہوں گے۔ مجھے ان سے اب بھی توقع ہے کہ جو تدبیر انہوں نے کپڑے کی تقسیم کے متعلق اختیار کی ہے۔ کھانڈ وغیرہ کی تقسیم کے لئے بھی اسی قسم کی کوئی نیک تدبیر اختیار کریں گے۔ ۱۹۴۳ء میں ہمارے خلاف یہ الزام لگایا گیا تھا کہ علاقہ کے بدمعاشوں پر اثر ڈالنے کے لئے ان کو کھانڈ دی جا رہی ہے۔ اب بھی ہمارے خلاف ایک خاص منصوبے اور سازش کے ماتحت اس قسم کی ڈائریاں ہندو ڈپو کی طرف سے بھجوائی جا رہی ہیں کہ ہندو ڈپو والے کو ہم سے جان کا خطرہ ہے۔ اس قسم کی رپورٹیں سوائے شرارت کے کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ جن کی غرض و غایت مرعوب کرنا ہے اور یہ کہ جو اقتصادی فوائد ہندو ڈپو اور اس کے مددگاروں کو حاصل ہو رہے ہیں۔ ان میں کمی نہ ہو۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضروریاتِ زندگی کے مہیا کرنے میں

ہمارے لئے کس طرح قدم قدم پر مشکلات پیدا کی جاتی ہیں؟

(۴۲)

ہم ہرگز پسند نہیں کرتے کہ کھانے پینے کی ضروریات میں فرقہ وارانہ تمیز کی جائے۔ چنانچہ ہم نے گزشتہ شدید قحط کے سالوں میں عملاً ثابت کر دیا کہ ہم نے کوئی تمیز روا نہیں رکھی۔ اپنا روپیہ اور وقت خرچ کر کے اپنے کارکنوں کو جان جوکھوں میں ڈال کر اپنے جانی دشمنوں کی بھی خدمت کی ہے۔ ہمارا مذہب ہمیں ہمیشہ ان باتوں میں اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت سے متصف ہونے کی ہدایت کرتا ہے۔ جو سیاہ و سفید میں کوئی تمیز نہیں کرتا۔ ہم اگر مقامی حالات کے ماتحت اپنے انتظام کو الگ کرنے پر مجبور ہوئے ہیں تو محض شرارت اور فتنہ فساد سے کنارہ کشی کی خاطر تاکہ ان لوگوں کو جو ہر وقت فتنہ و فساد کے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں کوئی موقعہ نہ ملے۔ شریف ہندو اور سکھ دوکانداروں اور افراد کے ساتھ ہمارا پورا پورا تعاون ہے۔ اور چونکہ حکام ضلع نے ہندوؤں وغیرہ کے لئے الگ ڈپو قائم کر رکھا ہے پھر یہ احمدیوں پر جبر کیوں۔ کہ کھانڈ تیل وغیرہ بھی اسی ڈپو سے حاصل کریں۔ جو ایک باہر کے ہندو کے قبضہ میں دیا گیا ہے۔ بے شک ہمارے لئے یہ ایک اقتصادی سوال بھی ہے مقامی مخصوص حالات کے ماتحت انتظامی ضرورت کا سوال اقتصادی سوال سے بڑا ہے۔ جسے ہم کسی صورت میں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ میں یہ سوال افسران بالا کے سامنے تحریراً بھی پیش کر چکا ہوں۔ اور دوران ملاقات میں بھی اور انہوں نے تحریراً بھی اور زبانی بھی ہمارے اس مطالبہ پر ہمیں امید دلائی تھی کہ وہ اس انتظام میں تبدیلی کریں گے۔ لیکن جب تک سول سپلائی بعض کے ناجائز تصرفات پر کڑی نگرانی نہیں کی جائے گی۔ اور حقوق کو نقصان پہنچانے والے تصرفات کے متعلق خاطر خواہ بازپرس نہیں ہوگی۔ اس وقت تک نہ کسی افسر بالا کی نیک خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی ہماری شکایات کا انسداد ہوگا۔

مجھے احباب کی غیر معمولی تکلیفوں کا پورا پورا احساس ہے۔ اور ان کے غیر معمولی اضطراب اور پریشانی کو دیکھ کر خود ان سے بڑھ کر پریشان خاطر ہوں لیکن میں ان کو مشورہ دیتا رہا ہوں۔ کہ وہ کوئی احتجاجی طریقہ نہ کریں۔ اور نہ کوئی شورش اٹھائیں۔ سنجیدگی کے ساتھ حکام کو توجہ دلاؤں گا۔ اس سے میری ذمہ داری نہایت نازک ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں حسب وعدہ اپنے تئیں مجبور پاتا ہوں کہ ان کی تکالیف کا اظہار کر دوں۔ کہ حکام اپنے فرائض منصبی کا احساس رکھتے ہوئے ہماری

کونسل آف سٹیٹ کے ووٹروں کیلئے ضروری شرائط

ایک سرکاری اعلان میں لکھا گیا ہے کہ:۔

کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ ہائے نیابت کے لئے ایک نئی فہرست انتخاب قواعد انتخاب کونسل آف سٹیٹ کے قاعدہ ۹ (لم) کے مطابق اس وقت زیر ترتیب ہے۔

(۲) کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ انتخاب کے لئے وہ شخص انتخاب کنندہ کی حیثیت کے اہل ہے جو حلقہ مذکور میں اقامت رکھتا ہو۔ اکیس سال کی عمر کا ہو۔ اس میں مندرجہ ذیل قابلیتیں ہوں۔

(الف) وہ ایسی زمین کا مالک ہو۔ یا سرکاری مزارعہ ہو جس پر کم از کم ۷۵۰ روپیہ سالانہ مالیہ زمین تشخیص کیا گیا ہو۔ یا

(ب) وہ مالیہ زمین کا جس کی مالیت ۷۵۰ روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔ جاگیردار ہو یا

(ج) فہرست انتخاب کی تاریخ اشاعت سے ماقبل مالی سال میں اس پر ایسی آمدنی پر جو پندرہ ہزار سے کم نہ ہو۔ انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو۔ یا

(د) وہ مجالس وضع آئین اور قوانین ہند کے کسی ایوان کا غیر سرکاری ممبر ہو یا رہا ہو۔ یا قانون حکومت ہند ۱۹۱۵ء کے ماتحت ترتیب دادہ انڈین لیجسلیٹو کونسل کا غیر سرکاری ممبر رہا ہو۔ یا مجلس آئین و قوانین پنجاب کا غیر سرکاری ممبر ہو۔ یا کسی زمانہ میں ممبر رہا ہو۔ یا

(ھ) پنجاب کا پراونشل درباری ہو۔ یا

(و) کسی ایسی میونسپل کمیٹی کا غیر سرکاری صدر یا نائب صدر رہا ہو۔ جو پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کے ماتحت قائم کی گئی ہو۔ جس کی آبادی بیس ہزار سے اوپر ہو۔ یا جو کسی ضلع کے صدر مقام میں واقع ہو۔ یا کسی ایسے ڈسٹرکٹ بورڈ کا غیر سرکاری چیئرمین یا وائس چیئرمین ہو یا رہا ہو۔ جو پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ ۱۸۸۳ء کے ماتحت قائم کیا گیا ہو۔

(ز) برطانوی ہند میں از روئے قانون قائم شدہ کسی یونیورسٹی کی سینیٹ یا کورٹ کا فیلو یا آنریری فیلو ہو یا رہا ہو۔ یا ممبر ہو۔ یا

(ح) کسی ایسے سنٹرل کوآپریٹو بنک یا یونین کا غیر سرکاری صدر یا نائب صدر ہو۔ جو قانون مجالس امداد باہمی ۱۹۱۲ء کی دفعہ ۲ کے مفہوم میں رجسٹرڈ سوسائٹی ہو۔ یا

(ط) حکومت کی طرف سے شمس العلماء یا مہامہوپادھیا کے خطاب سے سرفراز کیا گیا ہو۔

(۳) جو اشخاص زیر فقرہ ہائے (الف) و (ب) یعنی مالیہ زمین سے متعلقہ قابلیت کی بنا انتخاب کنندگان کی حیثیت میں درج رجسٹر ہونے کے اہل ہوں۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو مطلع کریں۔ دیگر اشخاص براہ مہربانی الیکشن کمشنر پنجاب لاہور کو ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء سے پہلے مندرجہ ذیل کوائف کے متعلق اطلاع دیں:۔

(الف) نام (ب) ولدیت (ج) ذات (د) عمر (ھ) پیشہ (و) جائے اقامت اور تحصیل اور ضلع معہ ڈاک کے پتہ کے (ز) ان کی قابلیتیں کی مکمل تفاصیل جن کی بنا پر وہ اپنا نام درج کرانے کے دعویدار ہیں۔ جنسی اعتبار سے کوئی نااہلیت نہیں ہے۔ اور عورتوں کو بطور رائے دہندگان اپنے نام رجسٹر کرانے کا حق حاصل ہے۔

45

لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے شعبہ سائنس کی کیمسٹری برانچ کیلئے ایک لیبارٹری اسسٹنٹ کی فوری ضرورت ہے جس کی تنخواہ ۵۰-۲-۳۰ روپے ہوگی علاوہ اس کے مہنگائی الاؤنس ۹/۱۸/- روپے ہوگا۔ درخواست کنندگان کم ازکم میٹرک پاس ہوں۔ ایسے احباب کو ترجیح دیجائے گی جنہوں نے میٹرک کا امتحان سائنس کے ساتھ پاس کیا ہوگا۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش سے بنام پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج آنی چاہئیں۔
(عبدالاحد عفی عنہ افسر اعلیٰ شعبہ سائنس تعلیم الاسلام کالج قادیان)

معجون عنبری دماغی کمزوری کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کرسکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اسکو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی معجون آپکے جسم میں اضافہ کردیگی۔ اس کے ۸ گھنٹہ بعد کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنادے گی۔ نہایت درجہ مقوی ہے فی شیشی چار روپے
پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی (منیجر زبان) محمود نگر ۵ لکھنؤ

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کیلئے

ضرورت

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو اردو - انگریزی میں اچھی علمی لیاقت رکھتا ہو - اور ان دونوں زبانوں میں آزادی سے گفتگو اور خط و کتابت کرسکتا ہو۔ محنتی ہو اور تجارتی مذاق رکھتا ہو۔ جس کو مینجنگ ڈائریکٹر صاحب کے اسسٹنٹ کے طور پر لگایا جائے گا۔ منتخب ہونے کی صورت میں دوران عرصہ ٹریننگ ایک سو روپیہ ماہانہ دیا جائے گا۔ امتحانی عرصہ ایک سال ہوگا۔ اس کے بعد ان کو ۱۰۰-۱۰-۵۰ کا گریڈ دیا جائیگا اس سے اگلے گریڈ کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔
خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوادیں۔

چیئرمین
سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

حَبِّ جبد

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹیریا یا مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت مکیصد گولیاں اٹھارہ روپے ؏ ملنے کا پتہ

دوا خانہ خدمت خلق قادیان۔

نیلام کرنیوالے کی آواز اسی طرح گونجتی رہتی ہے۔ وہ بڑے کمال کے ساتھ گاہکوں کی فطری کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتا ہے اپنے مال کی خوبیاں بتا بتا کر، کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف بولی بڑھواتا ہے اور قیمت دیکھتے دیکھتے کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے۔ آخر بولی بند ہونے پر خریدار غور کرتا ہے، کہیں میں نے ضرورت سے زیادہ دام تو نہیں لگا دیئے؟ اس نے کم از کم اس سے تو زیادہ ہی دیئے جتنے دینا چاہتا تھا!

کیا آپ بھی سودا خریدتے وقت اپنے آپ سے یہی سوال کرتے ہیں، شاید آپ کو احساس نہ ہو، مگر واقعہ یہی ہے کہ آجکل آپ جب کبھی کوئی چیز خریدیں تو گویا نیلام ہی کے چکر میں پھنستے ہیں۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ آجکل سامان کی قلت ہے اور خریدار بہت ہیں۔ ایک ایک چیز کے درجنوں بلکہ شاید سینکڑوں گاہک موجود ہیں اور ایک سے ایک بڑھ کر خواہاں ہے۔ بیچنے والے اس کو خوب سمجھتے ہیں اور نیلامی کی طرح اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ چڑھے ہوئے داموں پر سودا نہ خریدیئے

کل کا فکر آج کیجئے
جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگایئے، جہاں یہ محفوظ رہے اور وقت ضرورت آپ کو مل سکے۔
زمین، عمارات، خام یا صنعتی اشیاء اور جواہرات مت خریدیئے۔ ان کی قیمتیں بہت چڑھی ہوئی ہیں اور امکان یہی ہے کہ جلد کم ہو جائیں گی۔ اس وقت روپیہ لگانے کی عمدہ مدیں یہ ہیں۔ بیمہ پالیسی، انجمن امداد باہمی، بینک کا بچت کھاتہ اور ڈاکخانے کا سیونگز بینک کھاتہ۔ مگر سب سے بہتر یہ ہے کہ اپنا روپیہ نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹوں اور سرکاری قرضوں میں لگایئے۔ مستقبل کے لئے بچایئے اور احتیاط سے لگایئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ فائنینس نے شائع کیا

AAA 149

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سنگاپور ۱۲ ستمبر۔ لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن سپریم کمانڈر جنوب مشرقی کمان نے ہندوستانی فوجوں کو خراج تحسین ادا کیا اور کہا کہ ہندوستانی فوج نے اس لڑائی میں شاندار کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ اس فتح میں ہندوستانی فوج کا بہت بڑا حصہ ہے۔

سلہٹ ۱۳ ستمبر۔ مولوی حسین احمد مدنی رکن کانگرس ورکنگ کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان پر غیر ملکی اقتدار کو مضبوط کیا جائے۔

لنڈن۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ جنرل میکارتھر نے ٹوجو کابینہ کے دیگر ارکان کی فوری گرفتاری کا حکم جاری کر دیا ہے۔

ٹوکیو ۱۳ ستمبر۔ جنرل میکارتھر نے جنگی مجرموں کی حیثیت میں جن لوگوں کے نام فہرست میں داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان میں آرین فوج کے صدر بیرتاب مہندر کا نام بھی شامل ہے۔

واشنگٹن ۱۳ ستمبر۔ ہیروشیما میں جو جاپانی ایٹم بم سے زخمی ہوئے تھے۔ ان کے لئے امریکی فوجی طبی افسروں نے بارہ ٹن ادویات مہیا کی ہیں۔

قاہرہ ۱۳ ستمبر۔ جنگ کے زمانہ میں برطانیہ نے قاہرہ اور سویز کے درمیان تیل کی ایک پائپ لائن بنائی تھی۔ اب حکومت مصر اور برطانیہ کے درمیان اس پائپ لائن کو خریدنے کے متعلق بات چیت کا سلسلہ جاری ہے۔ حکومت مصر اس پائپ لائن کو خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

نیویارک ۱۲ ستمبر۔ جنرل میکارتھر نے جاپان کی اسود پوش پارٹی کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ اور اس کے سات مقتدر رہنماؤں کو گرفتار کر لیا ہے۔

یوکوہاما ۱۳ ستمبر۔ امریکی حکام نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان میں مقیم جرمنوں اور اطالویوں کو مسلح گارد کی نگرانی میں رکھا جائے گا۔ جرمنوں کی تعداد ۱۵۰ ہے۔ اطالویوں کی تعداد معین نہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر سفارت خانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

کلکتہ ۱۳ ستمبر۔ حکومت بنگال کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ گذشتہ چار دنوں کے دوران میں کلکتہ کے ہسپتالوں میں ۵۳ فاقہ کش مریض داخل کئے گئے۔ جن میں سے اٹھارہ ۱۸ مر گئے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ برطانوی ٹریڈ یونین کانگرس میں مسٹر ایٹلی وزیر اعظم برطانیہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کی خود مختاری کا مسئلہ وقت کا سب سے بڑا سوال ہے۔ اور میری حکومت اس مسئلہ کی طرف ابتدائی فرصت میں توجہ دیگی۔

ناگپور ۱۳ ستمبر۔ ڈاکٹر اے غفار جنہوں نے کچھ عرصہ پیشتر ایڈنبرگ سے فزیالوجی میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی کو ایڈنبرگ کی رائل سوسائٹی کا فیلو منتخب کیا گیا ہے جہاں وہ شروع میں فزیالوجی کے پروفیسر ہوا کرتے تھے۔ آپ پنجاب کے رہنے والے ہیں۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ لیبر پارٹی کے انتہا پسند گروہ کے پولیٹیکل سیکرٹری نے ایک بیان میں برطانیہ اور امریکہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ یورپ کے بھوکے عوام کے لئے اناج روانہ کریں۔ انہوں نے بتایا ہے۔ کہ کس طرح جرمنی میں اتحادی فوجوں کے سامنے جرمن دھڑا دھڑ مر رہے ہیں۔ اور پہلے سے بھی زیادہ قبریں تیار ہو رہی ہیں۔

قاہرہ ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹرکی نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ شمالی افریقہ کا ملک لیبیا اس کے حوالے کیا جائے۔ کیونکہ اٹلی نے اس سے چھینا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انگریزی فوجیں مصر سے نکل کر لیبیا کے مشرقی علاقہ سائرینیکا میں مقیم ہوں گی۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ روسی ماہرین آج کل انگلستان کے کارخانوں سے ریلوے لائنیں اور ریلوے ڈبے خرید رہے ہیں۔ جن سے سائبیریا کو صنعتی علاقہ بنایا جائے گا۔ ماسکو سے لیکر ولاڈی واسٹک تک اور وہاں سے کوریا کے جنوب تک روسی لائن ڈبل کر دی جائیگی۔ سائبیریا میں چار ہزار میل لمبی ریلوے کو بجلی کے ذریعہ چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

سنگاپور ۱۳ ستمبر۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے حکم سے جاپانی افسروں اور ان کے ساتھ تعاون کرنے والوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے پچھلے دنوں ایک لاکھ چینی باشندوں کو پکڑا۔ اور اتحادیوں کا حامی ہونے کی وجہ سے انہیں سمندر میں زندہ پھینک دیا۔

ٹوکیو ۱۳ ستمبر۔ جنرل میکارتھر نے اخباری نمائندوں کے ساتھ عام بات چیت میں اعلان کیا۔ کہ اب جاپان کے لئے اپنی فوجی طاقت کو دوبارہ منظم کرنے کا موقعہ باقی نہیں رہا۔ جب اتحادی فوجیں جاپان پر مکمل قبضہ کر لینگی۔ تو وہ صرف جاپان کی بری۔ بحری اور ہوائی فوجوں سے تمام ہتھیار چھین لینگی اور آئندہ ہر قسم کی جاپانی فوج کا خاتمہ کر دینگی۔ بلکہ جاپان کے ان تمام کارخانوں کو توڑ پھوڑ دیا جائیگا۔ جہاں کسی بھی قسم کا جنگی سامان بنایا جا سکتا تھا۔ حکومت جاپان سے اس کے ماتحت ممالک چھن جانے سے اسے اپنی تمام ضروریات کے لئے بھی جاپان کی چیزوں پر گذارہ کرنا ہوگا۔ جاپان کے پاس کسی قسم کا کوئی کچا مال باقی نہیں رہنے پائے گا۔ جنرل میکارتھر نے مزید کہا۔ کہ آئندہ ایک دو سالوں میں تو وہ اتنا مفلوج ہو جائیگا۔ کہ اپنے عوام کو فاقہ کشی سے بچانے کے لئے وہ مشکل سے خوراک پیدا کر سکے گا۔

یوکوہاما ۱۳ ستمبر۔ جنرل میکارتھر نے کوریا پر قابض ۲۴ ویں فوجی کور کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل ہاج کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد تمام سرکاری عہدوں سے جاپانیوں کو سبکدوش کر کے ان کی جگہ امریکی افسر تعینات کر دے۔

وی آنا ۱۲ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آسٹریا کے لئے ایک اتحادی کونسل اور ایک انگزیکٹو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ وی آنا کے لئے ایک اتحادی حکومت بھی قائم ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ بعض اخبارات میں جو یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء سے ریلوے کرایوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ محکمہ ریلوے اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

لاہور ۱۳ ستمبر۔ پنجاب میں ووٹروں کی نئی فہرستوں کی تیاری کا کام ۱۰ ستمبر سے شروع ہونا تھا۔ اس مطلب کے لئے سٹاف رکھ لیا گیا تھا۔ اور سٹاف کو ہدایت کر دی گئی تھی۔ کہ ۱۰ ستمبر سے کام شروع کر دیں۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ کہ سٹاف اور پٹواریوں کو گورنمنٹ نے ہدایت جاری کی ہے۔ کہ تا حکم ثانی فہرستوں کی تیاری کا کام شروع نہ کیا جائے۔ اسکی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

قاہرہ ۱۳ ستمبر۔ سلطان ابن سعود مصر تشریف لے گئے ہیں۔ سویز اور اسکندریہ پر مصر کی طرف سے سرکاری استقبال ہوگا۔

گوام ۱۳ ستمبر۔ ایڈمرل نمٹس نے اعلان کیا۔ کہ چار امریکی بیڑے جاپان کے گرد سمندروں اور دوبارہ فتح کئے ہوئے خاص علاقوں کی نگرانی کرینگے۔ اور قبضہ کرنے والی فوجوں کی مدد کرینگے۔

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ اسیران جنگ اور شہری نظر بندوں اور ہندوستان میں ان کے رشتہ داروں کے درمیان ریڈ کراس کے دس لفظوں والے مفت بحری تار کی سروس بند کر دی گئی ہے۔

ٹوکیو ۱۳ ستمبر۔ ریڈیو کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنرل میکارتھر نے جنرل ٹوجو اور اس کی کیبنٹ کے وزیروں کی گرفتاری کا جو حکم جاری کیا۔ اس پر جاپان میں خودکشیوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے جاپانی کیبنٹ کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔

واشنگٹن ۱۳ ستمبر۔ صدر ٹرومین نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جاپانیوں کو بہت جلد کوریا سے ہٹا دیا جائیگا۔ اور اگلے سوموار کو ٹوکیو میں ہیڈ کوارٹر قائم کر دیا جائیگا۔

ٹوکیو ۱۳ ستمبر۔ کل ہانگ کانگ میں ۲۱ ہزار جاپانی سپاہی نہتے کئے جا چکے ہیں۔

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ مسٹر سرت چندر بوس اور ان کے کنبے کے تمام لوگوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔

پونا ۱۳ ستمبر۔ آج صبح آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس دو گھنٹے تک ہوا۔ گاندھی جی شامل نہیں ہو سکے۔

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ آج فوڈ ممبر نے سنٹرل فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کے جلسہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ کنٹرول کو بہت جلد نرم کر دیا جائیگا۔ موجودہ حالات کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۹۴۶ء تک اس میں نرمی نہیں کی جا سکے گی۔

رنگون ۱۳ ستمبر۔ آج رنگون میں برما کی جاپانی فوجوں کے ہتھیار ڈالنے کے سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے۔

ٹوکیو ۱۳ ستمبر۔ کل جائنٹ فیلڈ مارشل سوگویاما نے جسے جنگی مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اپنے آپ کو گولی مار کر ختم کر دیا۔ اسکی بیوی نے بھی خودکشی کر لی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فلپائن کے سابق کمانڈر جنرل ٹناکا نے بھی اپنے آپ کو گولی مار لی ہے۔

ٹوکیو ۱۳ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ جنرل ٹوجو کی حالت تسلی بخش ہے۔ مگر وہ کھانا کھانے سے انکار کر رہا ہے۔ اس لئے اسکے اچھے ہونے کی امید کم ہو گئی ہے۔

پونا ۱۳ ستمبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس نو بجے بعد شروع ہوا۔ ۱۰۔ ۱۳ سے قبل مولانا آزاد نے گاندھی جی اور سردار پٹیل سے گفتگو کی اور اپنی قیادت کو جمعہ کے اجلاس میں انتخاب کے متعلق کیا گفتگو ہوئی معلوم ہوتا ہے آپ بھی ... میں کوئی فیصلہ کرنے سے قبل گاندھی جی کی رائے معلوم کرنا چاہتے تھے۔ پچھلے اجلاس میں یہ تجویز پیش ہوئی۔ کہ الیکشن کے متعلق